سوال

(794) قرآن ناظرہ اور حفظ کے اختتام پر مٹھائی وغیرہ باٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے مدارس اور مساجد میں عام طور پر جب کوئی طالب علم ناظرہ قرآن پڑھ لیتا ہے یا قرآن پاک مکمل حفظ کرتا ہے تو آخری سبق کسی عالم کو بلا کر سنایا جاتا ہے اور قرآن کی فضیلت یا اس پر عمل کے سلسلے میں بچوں کو وعظ و نصیحت کی جاتی ہے اور گھر والے اپنی خوشی سے مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، استاد کو کپڑے یا نقدی وغیرہ بھی پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مدارس میں ''صحیح بخاری شریف'' کے اختتام پر بھی تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ کہیں یہ بدعت تو نہیں؟ قرآن وسنت سے وضاحت فرمائی۔ (امام مسجد مبارک اہل حدیث، لاری اڈا چونیاں) (۱۲/دسمبر ۲۰۰۳ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنِ مجید یا بخاری شریف وغیرہ کے اختتام پر وعظ و نصیحت کا اہتمام محض یاددہانی، نصیحت اور اصلاح کی خاطر ہتا ہے کہ جن عظیم کتابوں کو ختم کیا گیا ہے عملی زندگی کو بھی ان کی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالنے کی سعی کرنی چاہیے۔ حضرت انس سے یہ بات ثابت ہے کہ قرآن مجید کے ختم کے موقع پر اپنے اہل و عیال کو اکٹھا کرکے وہ دعا کرتے تھے لیکن اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی شئے ثابت نہیں۔ اور اسی طرح بعض تفاسیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ ''سورہ بقرہ'' ختم کرنے پر انھوں نے دس اونٹ ذبح کیے اس سے معلوم ہوا ایسے مواقع پر اگر کوئی شخص خوشی کا اظہار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

تاہم اس کو لازم نہیں کرلینا چاہیے اور نہ لازم سمجھنا ہی چاہیے جس طرح کہ بعض جگہ لوگوں کی عادت ہے، وہ ان امور کے اہتمام کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ جہاں تک عالم پر قراءت کا تعلق ہے سو یہ بات واضح طور پر قصہ ضمام بن ثعلبہ سے ثابت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ "بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهٰذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَأَجَازُوهُ' (صحیح البخاری، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ: ۱۱۴)

مذکورہ دلائل کی روشنی میں عمل ہذا کا جواز معلوم ہوتا ہے لہٰذا اسے بدعت قرار دینا درست نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب